© rasailojaraid.com

تعارف وتبصرہ

عربی ادب دیارِ غیر میں

از سید ضیاء الحسن ندوی ایم' اے
معین دکن پریس، حیدرآباد ۱۹۸۱ء
صفحات ۳۲۰ - قیمت بیس۲۰ روپے
ملنے کا پتہ: ۳۴۸ - بٹلہ ہاؤس، جامعہ نگر، نئی دہلی ۲۵

تاریخ ادب عربی کے موضوع پر اردو زبان میں کسی مستقل کتاب کی غیر موجودگی حیرت انگیز تھی، اس ضرورت کی طرف آخری چند سالوں میں عربی دانوں کی توجہ قابلِ مبارک باد ہے، اس موضوع پر پہلی کتاب ۱۹۷۷ء میں ڈاکٹر مقتدی حسن ازہری کے قلم سے سامنے آئی، اس کا نام مختصر تاریخ ادب عربی ہے، (مکتبہ سلفیہ بنارس) - اس کا ابھی تک صرف پہلا حصہ طبع ہوا ہے جو دورِ جاہلی کی ادبی تاریخ پر مشتمل ہے - اس موضوع اور اسی دورِ جاہلیت سے متعلق دوسری کتاب پروفیسر عبد الحلیم ندوی کے قلم سے ترتیب پائی، اس کا نام عربی ادب کی تاریخ ہے، اس کا پہلا حصہ ۱۹۷۹ء میں شائع ہوا (ترقی اردو بورڈ، نئی دہلی) - ان دونوں کتابوں کے آئندہ اجزاء سے توقع ہے کہ یہ کمی مکمل طور پر دور ہوجائے گی -

زیر تبصرہ کتاب اس موضوع پر تیسری کوشش ہے، لیکن اس نے عربی ادب کی تمام تاریخ کو اپنا موضوع نہیں بنایا ہے، بلکہ عربی ادب کے ایک مخصوص مکتبِ فکر کے نشو ونما وارتقا کی تاریخ، اس کا تجزیاتی مطالعہ سادہ اور سلیس اردو زبان میں پیش کیا ہے یہ مخصوص مکتبِ فکر عربی زبان میں الأدب المھجری (پردیسی ادب) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے اصطلاحاً یہ وہ عربی ادب ہے جو انیسویں صدی کے اواخر سے لیکر بیسویں صدی کے وسط تک جنوبی وشمالی امریکہ میں لبنانی، شامی اور فلسطینی مہاجر ادباء وشعراء کے ہاتھوں پروان

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پڑھا اور ان مہاجرین کے مقامی اخبارات و جرائد اور ان کی ادبی انجمنوں کے ذریعہ منظم طور پر اشاعت پذیر ہوا، ان انجمنوں میں خاص طور پر قابلِ ذکر شمالی امریکہ کی الرابطہ القلمیہ (قائم کردہ ۱۹۲۰ء) اور جنوبی امریکہ کی العصبتہ الاندلسیتہ (قائم کردہ ۱۹۳۳ء) ہیں۔

کتاب دو حصوں میں تقسیم کی گئی ہے: پہلے حصہ میں مذکورہ ادب کے نشو ونما و ارتقاء کی تاریخ، ادبی انجمنوں کا قیام اور ان کی سرگرمیاں، اخبارات و جرائد کا اجراء، اس ادب کی مختلف اصنافِ سخن کا تعارف، اس کی امتیازی خصوصیات کا تجزیاتی مطالعہ بہت تفصیل کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ دوسرے حصہ میں اس ادب کی نمائندہ شخصیات کا تعارف کرایا گیا ہے، لیکن یہ تعارف صرف سوانحی انداز پر موقوف نہیں ہے، بلکہ زیادہ تر ان کی ادبی تخلیقات کی روشنی میں ترتیب دیا گیا ہے، جس سے اس تعارف کی قدر و قیمت بہت بڑھ گئی ہے۔ کتاب کی ابتداء میں پروفیسر عبد الحلیم ندوی کے قلم سے مختصر لیکن جامع مقدمہ بھی مفید معلومات پر مشتمل ہے۔ عربی ادب کے اس مکتبِ فکر کی خصوصیات میں خیالات و افکار کا تنوع، موضوعات و مضامین میں جدت پسندی، سطحی مشرقی روحانیت کا مغربی روحانیت کے ساتھ امتزاج اور اس کے ادبی سانچوں میں پیش کرنے کا انداز، اسلوب و اندازِ بیان میں دل کو چھو لینے والی روانی و چاشنی قدرِ مشترک کے طور پر پائی جاتی ہے جس کی مفصل تصویر کشی لائق مصنف نے کتاب میں پیش کی ہے، اور وہ اس تصویر کشی میں خود اس حد تک محو ہو گئے ہیں کہ انھوں نے نہ صرف اس ادب اور اس کے نمائندہ ادباء و شعراء کے یہاں عربی تہذیب و ثقافت و معاشرت کے مسلمہ معتقدات سے واضح انحراف بلکہ بغاوت کے متعدی جراثیم کی نشاندہی کی ضرورت محسوس نہ کی، بلکہ ان کی تخلیقات میں زبان و بیان کے معروف ضعف و رکاکت کا ذکر بھی غور کے قابل نہ سمجھا، یہ مصنف کے اپنے موضوع کے ساتھ عشق کی حد تک وارفتگی کی دلیل ہے کہ وہ خود اپنے مزاج و طبع کے لحاظ سے ادیب و شاعر پیدا ہوئے ہیں، وہ دونوں زبانوں پر نہ صرف کامل قدرت، بلکہ ان کا اعلیٰ ادبی و شعری ذوق رکھتے ہیں، اور ان سے مذکورہ ادب کی رومانیت میں کھو جانے کا سہو ممکن ہے، لیکن ضروری نہیں کہ علمی حلقوں میں یہ عذر قابلِ قبول بھی ہو۔

© rasailojaraid.com